

# از عدالتِ اعظمی

سری سدھانسو شیکھر سنگھ دیو

## بنام

ریاست اڑیسہ ودیگر

تاریخ فیصلہ: 21 ستمبر 1960

(ایس کے داس، ایم ہدایت اللہ، کے سی داس گپتا جے سی شاہ اور این راجگو پالا آیا نگر، جسٹسز)  
زرعی انکم ٹیکس - ہندوستانی ریاست کا سابق حکمران - انضمام کے معاہدے پر مبنی ٹیکس سے  
استثنیٰ - دعویٰ - کیا جائز ہے - "شخص" کی تعریف چاہے حکمران اڑیسہ زرعی انکم ٹیکس ایکٹ،  
1947 (1947 کا اڑیسہ 24) کو خارج کرے، دفعات 2 (i) 3 - ہندوستان کا آئین،

آرٹیکل 291، 362، 363

15 دسمبر 1947 کو، سابقہ ریاست سونی پور کے حکمران، اپیل کنندہ نے انضمام کے  
معاہدے پر عمل درآمد کیا جس کے تحت حکومت ہند نے ریاست کے علاقے پر مکمل خود مختار حقوق  
حاصل کر لیے، لیکن اپیل کنندہ سے تعلق رکھنے والی نجی املاک کی ملکیت اور مکمل لطف اندوز اور  
15 اگست 1947 سے فوراً پہلے اسے حاصل ہونے والے ذاتی حقوق، مراعات، وقار وغیرہ کی  
آرٹیکل 4 اور 5 کے تحت ضمانت دی گئی۔ 27 جولائی 1949 کو ہندوستان کے گورنر جنرل  
نے ایک حکم جاری کیا جس میں کہا گیا کہ ریاست سون پور سمیت ضم شدہ اڑیسہ ریاستوں کا  
انتظام ہر لحاظ سے اس طرح کیا جائے جیسے وہ صوبہ اڑیسہ کا حصہ ہوں۔ اڑیسہ زرعی انکم ٹیکس  
ایکٹ، 1947، اس دوران صوبہ اڑیسہ کی مقننہ کے ذریعہ نافذ کیا گیا تھا اور 30 دسمبر 1949  
کو اڑیسہ کے گورنر کے ذریعہ جاری کردہ آرڈیننس کی بنا پر، یہ ایکٹ ضم شدہ اڑیسہ ریاستوں پر  
لاگو ہوا۔ ایکٹ کے سیکشن 2 (i) میں ایک شخص کو ہندوستانی ریاست کے حکمران کے طور پر بیان  
کیا گیا ہے، لیکن ایڈاپٹیشن آف لا آرڈر، 1950 کے ذریعے، ہندوستانی ریاستوں کے  
حکمرانوں کے حوالے کو 26 جنوری 1950 سے حذف کر دیا گیا تھا۔ اپیل کنندہ نے دعویٰ کیا  
کہ وہ ایکٹ کے پروویژن کے تحت زرعی آمدنی پر ٹیکس لگانے کا ذمہ دار نہیں ہے کیونکہ (1)  
ریاست سونی پور کے حکمران کے طور پر، وہ اپنی ریاست کے انضمام سے پہلے، اپنی نجی جائیداد  
کے سلسلے میں ٹیکس لگانے کی ذمہ داری سے مستثنیٰ تھا اور ٹیکس سے اس کی استثنیٰ کی ضمانت آرٹیکل  
کے انضمام کے معاہدے 4 اور 5 نے دی تھی۔ (2) ترمیم دفعہ 2، cl (1) ایکٹ کے مطابق

وہ ایکٹ کے معنی میں کوئی شخص نہیں تھا اور اس لیے وہ زرعی ثقافتی انکم ٹیکس ادا کرنے کا ذمہ دار نہیں تھا۔

قراردیا گیا: (1) کہ "شخص" کی تعریف میں ترمیم دفعہ 2 سی ایل۔ (1) ایکٹ کا مقصد سابق ہندوستانی ریاستوں کے حکمرانوں کو ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری سے خارج کرنا نہیں تھا، بلکہ صرف اس شق کو حذف کرنا تھا جو ایکٹ کے نافذ ہونے کے بعد سے ہونے والی سیاسی تبدیلیوں کے پیش نظر کوئی عملی اہمیت نہیں رکھتی تھی۔ اپیل کنندہ اس بنیاد پر ٹیکس سے چھوٹ کا دعویٰ نہیں کر سکتا تھا کہ وہ ایکٹ میں ایکسپریس چھوٹ کی شق کی عدم موجودگی میں "شخص" نہیں تھا۔

(2) کہ آرٹیکل رانضمام کے معاہدے میں 4 اور 5 کے ذریعہ ضمانت شدہ مراعات اور سابق حکمران کی حیثیت سے اپیل کنندہ کے صرف ذاتی مراعات تھے اور یہ کہ یہ مراعات اس کی نجی ملکیت تک نہیں پھیلی تھیں۔

وشویشور راؤ بمقابلہ ریاست مدھیہ پردیش، [1952] ایس سی آر 1020 حوالہ دیا گیا۔

(3) کہ اپیل کنندہ کی طرف سے انضمام کے معاہدے پر انحصار کرتے ہوئے ٹیکس سے استثنیٰ کا دعویٰ جائز نہیں تھا۔

دیوانی اپیل کا عدالتی فیصلہ: 1958 کی سول اپیل نمبر 307 سے 309۔

1954 کے او جے سی نمبر 16، 19، 137 اور 61 میں اڑیسہ ہائی کورٹ کے کیم اگست 1956 کے فیصلے اور حکم سے اپیل۔

سی۔ بی۔ اگروالا اور پی۔ سی۔ اگروالا، اپیل کنندہ کے لیے (سی۔)۔ نمبر 58 میں سے 307 سے 309)۔

این سی چٹرجی، جے ایچ امریگر اور ٹی ایم سین، جو اب دہندگان کے لیے (تمام اپیلوں میں)۔

21 ستمبر 1960 عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

شاہ جسٹس۔ یہ تین اپیلوں کا ایک گروپ ہے جو ہائی کورٹ آف جوڈیکلچر، اڑیسہ کے ذریعہ جاری کردہ آئین کے آرٹیکل 132 کے تحت فٹنس سٹھقلیٹ کے ساتھ دائر کیا گیا ہے۔

صوبہ اڑیسہ کی مقننہ نے 1947 کا اڑیسہ زرعی انکم ٹیکس ایکٹ XXIV نافذ کیا۔ جسے

اس کے بعد صوبہ اڑیسہ میں واقع زمینوں سے حاصل ہونے والی زرعی آمدنی پر انکم ٹیکس عائد کرنے کے لیے ایکٹ فراہم کرنے والا ایکٹ کہا جاتا ہے۔ یہ ایکٹ 10 جولائی 1947 سے نافذ کیا گیا تھا۔ دفعہ 3، شیڈول میں بیان کردہ شرح یا شرحوں پر زرعی انکم ٹیکس ہر مالی سال کے لیے ہر شخص کی پچھلے سال کی کل آمدنی پر قابل ادائیگی بنایا گیا تھا۔ اس سیکشن کی شق کے مطابق، مرکزی حکومت یا ریاستی حکومت یا کسی مقامی اتھارٹی کی زرعی آمدنی کو ٹیکس سے مستثنیٰ تھا۔ دفعہ 2، سی ایل۔(i)، ایک شخص \*\* کو ہندوستانی ریاست کے حکمران کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ ان تینوں ایپلوں میں اپیل کنندہ ریاست سونی پور کا سابق حکمران ہے۔ 15 اگست 1947 کو ڈومینین آف انڈیا کے قیام کے بعد، ریاست سونی پور کے حکمران کے طور پر اپیل کنندہ نے ڈومینین میں الحاق کے ایک دستاویز پر عمل درآمد کیا جو تین مضامین۔ دفاع، امور خارجہ اور مواصلات تک محدود تھا۔ 15 دسمبر 1947 کو انہوں نے انضمام کے معاہدے پر عمل درآمد کیا جس کے تحت ریاست سون پور کا علاقہ ڈومینین آف انڈیا کے علاقے میں ضم ہو گیا۔ انضمام کے معاہدے کی وجہ سے، حکومت ہند نے ریاست کے علاقے پر مکمل خود مختار حقوق حاصل کر لیے، لیکن اپیل کنندہ سے تعلق رکھنے والی نجی املاک کی ملکیت اور اس سے مکمل لطف اندوز ہونے کی ضمانت آرٹیکل 3 کے تحت معاہدے کے تحت تھی۔ 1947 کے ماورائے صوبائی دائرہ اختیار ایکٹ 47 کے ذریعے دیے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے حکومت ہند نے 23 مارچ 1948 کے نوٹیفیکیشن کے ذریعے ریاست سون پور سمیت ضم شدہ ریاستوں کے انتظام کے لیے مکمل اختیارات اڑیسہ کی صوبائی حکومت کو تفویض کیے۔ صوبہ اڑیسہ کی حکومت نے ضم شدہ ریاستوں کے لیے درخواست دی۔ 19 جنوری 1949 سے ایکٹ کا 1، اور یکم اپریل 1949 کے نوٹیفیکیشن کے ذریعے، ایکٹ کی بقیہ دفعات۔ اس دوران، ترمیم کے ذریعے، دو نئے دفعات 290 (A) اور 290 (b) گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935 میں شامل کئے گئے تھے۔ اس طرح ہندوستان کے گورنر جنرل کو حکم کے ذریعے ہدایت دینے کا اختیار دیا گیا کہ ایک ضم شدہ ریاست کا انتظام ہر لحاظ سے اس طرح کیا جائے جیسے وہ حکم میں بیان کردہ گورنر کے صوبے کا حصہ ہو۔ ہندوستان کا گورنر جنرل 88 کے تحت 290 (اے) اور 290 (بی) کو عمل میں لا کر 27 جولائی 1949 کو جاری کیا گیا، ایک حکم جس میں کہا گیا ہے کہ ریاست سون پور سمیت ضم شدہ اڑیسہ ریاستوں کا انتظام ہر لحاظ سے اس طرح کیا جائے گا جیسے وہ یکم اگست 1949 سے صوبہ اڑیسہ کا حصہ بنیں۔ 30 دسمبر 1949 کو اڑیسہ کے گورنر نے آرڈیننس نمبر۔

1949 کا IV دیگر باتوں کے ساتھ یہ فراہم کرتا ہے کہ زرعی انکم ٹیکس ایکٹ، 1947، ضم شدہ اڑیسہ ریاستوں پر لاگو ہوگا۔ اس آرڈیننس کی جگہ بعد میں اڑیسہ ضم شدہ ریاستیں (قوانین) ایکٹ، 1950 کے XVI نے لے لی۔ اس کے بعد اپیل کنندہ کو زرعی انکم ٹیکس افسر نے اپنی زرعی آمدنی کا ریٹرن پیش کرنے کے لیے بلایا۔ اپیل کنندہ نے زرعی انکم ٹیکس ادا کرنے کی اپنی ذمہ داری سے اختلاف کیا اور ریٹرن پیش کرنے سے انکار کر دیا۔ زرعی انکم ٹیکس افسر اس کے بعد اپیل کنندہ کے زیر قبضہ زمینوں سے موصول ہونے والی آمدنی کے بارے میں پوچھ گچھ کرنے کے لیے آگے بڑھا اور اس کا اندازہ لگایا کہ وہ 1953-54 کے سالوں کے لیے ٹیکس ادا کرے گا۔ اس نے اپیل کنندہ پر سالوں 1949-50 اور 1950-51 کے لیے اپنے ریٹرن جمع کرنے میں ناکامی پر جرمانہ بھی عائد کیا۔ اس کے ٹیکس کا اندازہ لگانے اور اسے جرمانہ ادا کرنے کی ہدایت دینے کے حکم کے خلاف، اپیل کنندہ نے اسٹنٹ کلکٹر زرعی انکم ٹیکس، سمبل پور سے اپیلوں کو ترجیح دی۔ اپیلوں کو اس افسر نے مسترد کر دیا تھا۔ کلکٹر آف کمرشل ٹیکس، ٹنک اور بورڈ آف ریونیو کو نظر ثانی کی درخواستیں ناکام رہیں۔

اپیل کنندہ نے اڑیسہ کی ہائی کورٹ میں چار درخواستیں دائر کیں، جن میں 1954 کی 17، 16، 19 اور 137 نمبری کی درخواستیں تھیں جن میں بالترتیب 1949-50، 1950-51، 1951-52 اور 1952-53 سالوں کے لیے ٹیکس لگانے والے حکام کی طرف سے کی گئی تشخیص کو چیلنج کیا گیا تھا، اور دو مزید درخواستیں بالترتیب 1949-50 اور 1950-51 سالوں کے لیے جرمانہ عائد کرنے کے احکامات کے خلاف 1954 کی 18 اور 138 نمبر کی درخواستیں تھیں۔ ان چھ درخواستوں اور کچھ دیگر درخواستوں کی سماعت اڑیسہ ہائی کورٹ کے ڈویژن بیچ نے کی تھی۔ ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ انضمام کے معاہدے کے تحت نجی املاک کی مکمل ملکیت، استعمال اور لطف اندوز ہونے کی ضمانت سے اپیل کنندہ کی املاک کو ایکٹ کے ذریعے عائد کردہ ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری سے مستثنیٰ نہیں کیا گیا اور یہ کہ وضاحتی شق کی عدم موجودگی میں، زمینوں سے اس کی آمدنی زرعی انکم ٹیکس ادا کرنے کے لیے ذمہ دار تھی۔ ہائی کورٹ نے یہ بھی فیصلہ دیا کہ اگرچہ اپیل کنندہ سابق ریاست اڑیسہ کا حکمران تھا، لیکن وہ ایکٹ کے معنی کے مطابق ایک شخص تھا اور زرعی انکم ٹیکس ادا کرنے کا ذمہ دار تھا۔ لہذا فاضل ججوں نے زرعی انکم ٹیکس کی ادائیگی کے لیے تشخیص کے سالوں 1950-51، 1951-52 اور 1952-53 کے لیے اپیل کنندہ کی ذمہ داری کو چیلنج کرنے والی درخواستوں کو مسترد کر دیا، اور

انہوں نے سال 1949-50 کے سلسلے میں تشخیص کا حکم اور سالوں 1949-50 اور-  
 1950-51 کے سلسلے میں جرمانہ عائد کرنے کے احکامات کو منسوخ کر دیا۔ 1950-51،  
 1951-52 اور 1952-53 سالوں کے سلسلے میں تشخیص کو الگ کرنے کی درخواستوں کو  
 مسترد کرنے کے احکامات کے خلاف، ان ایپلوں کو آئین کے آرٹیکل 132 کے تحت ہائی کورٹ  
 کی طرف سے دیئے گئے سند کے ساتھ ترجیح دی گئی ہے۔

اپیل کنندہ بلاشبہ 15 اگست 1947 سے پہلے کسی ہندوستانی ریاست کا حکمران تھا،  
 لیکن 15 دسمبر 1947 کو اس کے ذریعے کیے گئے انضمام کے معاہدے کی وجہ سے اس کی  
 خود مختاری ختم ہو گئی۔ انضمام کے معاہدے کی شرائط کے آرٹیکل 1 کے مطابق، اپیل کنندہ کو  
 ڈومینین آف انڈیا کو ریاست کی حکمرانی کے لیے اور اس کے سلسلے میں مکمل اور خصوصی اختیار،  
 دائرہ اختیار اور طاقت کی ضرورت تھی اور اس نے مقررہ دن پر ریاست کے انتظامیہ کو منتقل کرنے  
 پر اتفاق کیا اور مذکورہ دن سے، ڈومینین حکومت ایسے معاملات میں اور ایسی ایجنسی کے ذریعے  
 ریاست کی حکمرانی کے سلسلے میں طاقت، اختیار اور دائرہ اختیار کا استعمال کرنے کی اہل ہو گئی جو  
 حکومت مناسب سمجھے۔ آرٹیکل 3 کے مطابق، اپیل کنندہ انضمام کی تاریخ پر اپنی تمام نجی  
 جائیدادوں (لیکن ریاستی جائیدادوں کی نہیں) کی مکمل ملکیت، استعمال اور لطف اندوز ہونے کا  
 حقدار رہا۔ آرٹیکل 5 کے ذریعے، ڈومینین حکومت نے قانون اور رسم و رواج کے مطابق،  
 ریاست کے گدی اور اپیل کنندہ کے ذاتی حقوق، مراعات، وقار اور لقب کی ضمانت دی۔ آرٹیکل  
 4 کے ذریعے یہ فراہم کیا گیا تھا کہ "راجہ، رانی، راج ماتا، پوراج اور یورانی 15 اگست 1947  
 سے فوراً پہلے ریاست کے علاقوں کے اندر یا باہران کے ذریعے حاصل کردہ تمام ذاتی مراعات  
 کے حقدار ہوں گے۔"

اپیل کنندہ کا دعویٰ ہے کہ ریاست سون پور کے حکمران کے طور پر، وہ اپنی ریاست کے  
 انضمام سے پہلے، اپنے علاقے کے اندر اور باہر اپنی نجی جائیداد کے سلسلے میں ٹیکس کی ذمہ داری  
 سے مستثنیٰ تھا۔ وہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ ایک حکمران کے طور پر اپنی ریاست کے اندر اپنی جائیداد  
 کے حوالے سے اور ریاست سے باہر اپنی جائیداد کے حوالے سے بین الاقوامی قانون کے قوانین  
 کے ذریعے اتنا مستثنیٰ تھا، جو وہ پیش کرتا ہے، کسی ریاست کے حکمران کی جائیدادوں پر ٹیکس  
 لگانے سے بچاتا ہے، جو کسی غیر ملکی ریاست میں واقع ہے۔ اپیل کنندہ کا کہنا ہے کہ بذریعہ  
 آرٹیکل 4 اور 5، ڈومینین حکومت نے اسے 15 اگست 1947 سے فوراً پہلے علاقے کے اندر یا

اس کے باہر حاصل ہونے والے اس کے تمام ذاتی حقوق، مراعات، وقار اور لقب کی ضمانت دی، اور یہ کہ ریاست اڑیسہ یا مرکزی حکومت کی طرف سے اس کی نجی جائیداد پر ٹیکس لگانے کی کوئی بھی کوشش اس ضمانت کی خلاف ورزی ہے۔ اپیل کنندہ پیش کرتا ہے کہ اس ضمانت کو نافذ کرنے کے لیے، تمام قانون سازی کی تشریح انضمام کے معاہدے کی روشنی میں کی جانی چاہیے جس کے بارے میں اس کا دعویٰ ہے کہ یہ آئین کے آرٹیکل 362 میں شامل ہے اور اسے ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری سے مستثنیٰ قرار دیا جانا چاہیے حالانکہ اس سلسلے میں مقننہ کی طرف سے کوئی واضح التزام نہیں کیا گیا ہے۔ ہمارے خیال میں، اپیل کنندہ کی طرف سے اٹھائے گئے تنازعات میں کوئی طاقت نہیں ہے۔ آرٹیکل 4 اور 5 کے ذریعہ ضمانت شدہ مراعات سابق حکمران کی حیثیت سے اپیل کنندہ کے ذاتی مراعات ہیں اور یہ مراعات اس کی ذاتی ملکیت تک نہیں پہنچتی ہیں۔ انضمام کے معاہدے کے آرٹیکل 4 کی تشریح پر اٹھائے گئے اسی طرح کے تنازعہ سے نمٹنے کے لیے (جو مادی لحاظ سے اپیل کنندہ کے ذریعے انجام دیے گئے معاہدے کے آرٹیکل 4 کی شرائط سے ملتا جلتا تھا)، ایس آر داس، جسٹس، (جیسا کہ وہ اس وقت تھے)، وٹویشور راؤ بمقابلہ ریاست مدھیہ پردیش (1) میں مشاہدہ کیا گیا:

"ضمانت یا یقین دہانی جس کا مناسب احترام کیا جانا چاہیے وہ حکمران کے ذاتی حقوق، مراعات اور وقار تک محدود ہے۔ یہ ذاتی ملکیت تک نہیں پھیلا ہے جو ذاتی حقوق سے مختلف ہے۔"

یہ قانون ہر شخص کی زرعی آمدنی پر زرعی انکم ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری عائد کرتا ہے۔ شرطیہ دفعہ 3 کے مطابق، مرکزی حکومت، ریاستی حکومت اور مقامی حکام کی زرعی آمدنی ٹیکس سے مستثنیٰ ہے، لیکن یہ چھوٹ کسی دوسرے ادارے یا شخص کو نہیں دی گئی ہے۔ یہ سچ ہے کہ اظہار شخص کی تعریف میں اصل میں نافذ کردہ انس کے طور پر، (i) cl-2 کسی ہندوستانی ریاست کے حکمران کو واضح طور پر شامل کیا گیا تھا اور ایڈاپٹیشن آف لا آرڈر، 1950 کے ذریعے ہندوستانی ریاستوں کے حکمرانوں کا حوالہ 26 جنوری 1950 سے حذف کر دیا گیا تھا۔ لیکن اس ترمیم کے ذریعے، ہندوستانی ریاستوں کے حکمرانوں کو ادائیگی کی ذمہ داری سے الگ کرنے کا ارادہ

(1) [1952] ایس۔ سی۔ آر 1054، 1020۔

زرعی انکم ٹیکس، ہمارے خیال میں، واضح نہیں تھا۔ ان تاریخوں کے درمیان جن پر یہ ایکٹ نافذ کیا گیا تھا اور ایڈاپٹیشن آف لا آرڈر، 1950، دور رس اثرات کے کئی سیاسی واقعات پیش

آئے تھے، جس کے نتیجے میں اپیل کنندہ ہندوستانی ریاست کا حکمران نہیں رہا تھا۔ 26 جنوری 1950 کو، جس تاریخ کو ایڈاپٹیشن آف لا آرڈر، 1950 نافذ ہوا، وہاں کوئی ہندوستانی ریاست موجود نہیں تھی۔ ہندوستانی ریاستوں کے سابقہ حکمرانوں کے خود مختار حقوق ختم کر دیے گئے، اور ان کے علاقوں کو ہندوستانی یونین میں ضم کر دیا گیا۔ شخص کی تعریف میں ترمیم۔ دفعہ 2، cl (1) ایکٹ کا مقصد سابق ہندوستانی ریاستوں کے حکمرانوں کو ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری سے خارج کرنا نہیں تھا: یہ صرف ایک شق کو حذف کرنے کے لیے بنایا گیا تھا جس کی سیاسی تبدیلیوں کے پیش نظر کوئی عملی اہمیت نہیں تھی۔ ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری ایکٹ کے ذریعے عائد کی جاتی ہے اور ایکٹ میں اپیل کنندہ کے حق میں کوئی واضح چھوٹ نہیں ہے۔ اپیل کنندہ کا اس بنیاد پر استثنیٰ کا دعویٰ کہ وہ شخص نہیں ہے، اس لیے برقرار نہیں رکھا جاسکتا۔

آئین کا آرٹیکل 362 فراہم کرتا ہے:

"پارلیمنٹ یا کسی ریاست کے متقنہ کے قانون بنانے کے اختیار کا استعمال کرتے ہوئے یا یونین یا کسی ریاست کے انتظامی اختیار کا استعمال کرتے ہوئے، کسی ہندوستانی ریاست کے حکمران کے ذاتی حقوق، مراعات اور وقار کے حوالے سے ایسے کسی عہد یا معاہدے کے تحت دی گئی ضمانت یا یقین دہانی کو مناسب احترام دیا جائے گا جس کا حوالہ آرٹیکل 291 میں دیا گیا ہے۔"

آئین کا آرٹیکل 291 آئین کے آغاز سے پہلے کسی بھی ہندوستانی ریاست کے حکمران کے ذریعے کیے گئے کسی عہد یا معاہدے کے تحت حکمرانوں کے شرائط سے متعلق ہے جس کی ادائیگی ٹیکس سے پاک ہے جیسا کہ حکومت ڈومینین آف انڈیا نے دی ہے یا یقین دہانی کرائی ہے۔ آرٹیکل 362 پارلیمنٹ اور ریاستی قانون سازوں کو آئین کے بعد قوانین بنانے میں "کسی عہد یا معاہدے کے تحت دی گئی ضمانت یا یقین دہانی کو مناسب احترام دینے" کی سفارش کرتا ہے۔

اگرچہ آرٹیکل 362 شرائط سے متعلق معاہدوں تک محدود نہیں ہے اور آئین کے آغاز سے قبل ہندوستانی ریاستوں کے حکمرانوں کے ذریعے کیے گئے تمام معاہدوں اور معاہدوں کا احاطہ کرتا ہے جس کے تحت کسی ہندوستانی ریاست کے حکمران کے ذاتی حقوق، مراعات اور وقار کی ضمانت دی گئی تھی، لیکن یہ کسی سابقہ ہندوستانی ریاست کے سابق حکمران کے کہنے پر قابل نفاذ کوئی قانونی ذمہ داری عائد نہیں کرتا ہے۔ اگر اس سفارش کے باوجود کہ عہد یا معاہدے

کے تحت دی گئی ضمانت یا یقین دہانی کو مناسب احترام دیا جائے گا، پارلیمنٹ یا کسی ریاست کی مقننہ کسی ہندوستانی ریاست کے حکمران کے ذاتی حقوق، مراعات اور وقار سے متصادم قوانین بناتی ہے، تو قانون ساز اتھارٹی کے استعمال پر، معاہدے یا عہد نامے پر انحصار کرتے ہوئے، کسی بھی عدالت میں سوال نہیں اٹھایا جاسکتا، اور یہ آئین کے آرٹیکل 363 کے ذریعہ واضح طور پر فراہم کیا گیا ہے۔

اپیل کنندہ کی یہ درخواست کہ وہ انضمام کے معاہدے کی شرائط کو نافذ کرنے کی کوشش نہیں کر رہا تھا اور یہ کہ وہ صرف ریاست اڑیسہ کی طرف سے مقرر کردہ اتھارٹی کی طرف سے انضمام کے معاہدے کی شرائط سے مطابقت نہیں رکھتے ہوئے ٹیکس لگانے کے دعوے کی مزاحمت کر رہا تھا، اس میں کوئی بنیاد نہیں ہے۔ درحقیقت، اپیل کنندہ نے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت اپنی درخواستوں کے ذریعے انضمام کے معاہدے کے آرٹیکل 4 کی شرائط کو نافذ کرنے کی درخواست کی۔ اپنی درخواستوں کے ذریعے، اپیل کنندہ نے دعویٰ کیا کہ زرعی انکم ٹیکس ایکٹ کو نافذ کرنے اور اسے اس کے خلاف نافذ کرنے کی کوشش میں، ریاست اڑیسہ نے انضمام کے معاہدے کی شرائط کے منافی کام کیا اور اس نے ہائی کورٹ سے انضمام کے معاہدے کی شرائط کو نافذ کرنے کو کہا۔ لہذا اس بنیاد پر کہ اپیل کنندہ پر اس کی نجی جائیداد کے سلسلے میں زرعی انکم ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری کے ذریعے عائد کی جاتی ہے۔ ایکٹ کی دفعہ 3، اور اپیل کنندہ کی طرف سے دعویٰ کردہ استثنیٰ انضمام کے معاہدے کے معنی میں ذاتی حقوق یا مراعات میں سے ایک نہیں ہے اور یہ کہ اپیل کنندہ کی طرف سے کیا گیا دعویٰ جائز نہیں ہے، اپیل کنندہ کی طرف سے ایکٹ کے تحت تشخیص شدہ زرعی انکم ٹیکس کی ادائیگی کی ذمہ داری پر اٹھایا گیا اعتراض برقرار نہیں رہ سکتا ہے۔

دو ذیلی تنازعات جن کو ہمارے سامنے اٹھانے کی کوشش کی گئی تھی، ان کا مختصر حوالہ دیا جاسکتا ہے۔

اس بات پر زور دیا گیا کہ ان دو ذیلی اعتراضات جو کہ ہمارے سامنے پیش کئے گئے مختصر طوراً ان کا حوالہ دیا جائے۔ اس پر زور دیا گیا کہ 42 دیہات جن کا اپیل کنندہ کو ٹیکس اتھارٹی نے ذمہ دار ٹھہرایا ان میں سے، دو سال 1945 میں اس نے یوورانی (اپیل کنندہ کے بیٹے کی بیوی) کو منتقل کیے تھے اور اس وجہ سے ان دیہاتوں کی آمدنی اس کے ہاتھ میں ٹیکس لگانے کے قابل نہیں تھی۔ تشخیص کے حکم سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دلیل زرعی انکم ٹیکس افسر کے سامنے اٹھائی



گئی تھی اور اس افسر نے دفعہ 14 سی ایل۔ (1) ایکٹ کے ذریعے اس دلیل کو مسترد کر دیا گیا۔ ان اپیلوں کے مقصد کے لیے یہ فیصلہ کرنا غیر ضروری ہے کہ آیا تشخیص کرنے والا افسر اس خیال میں درست تھا جو اس نے لیا تھا۔ ہائی کورٹ میں اپیل کنندہ کی طرف سے دائر درخواستوں میں یہ عرضی نہیں اٹھائی گئی اور نہ ہی اس نے دونوں دیہاتوں کی آمدنی کے حوالے سے کوئی راحت کا دعویٰ کیا۔ یہ سوال کبھی بھی ہائی کورٹ کے سامنے پیش نہیں کیا گیا اور ریاست اڑیسہ کے پاس اپیل گزار کے ذریعے کیے جانے والے دعوے کو پورا کرنے کا کوئی موقع نہیں تھا۔ اس بنیاد پر کہ یہ سوال کبھی ہائی کورٹ میں نہیں اٹھایا گیا، ہم اس دلیل کو مسترد کرتے ہیں۔

اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ جہاں تشخیص کرنے والے افسر نے پایا ہے کہ اپیل کنندہ کے پاس بیتا لیس دیہاتوں میں زمینیں تھیں، وہیں اپیل کنندہ کی طرف سے حکومت کو جمع کرائی گئی جائیدادوں کی فہرست میں صرف اٹھارہ گاؤں بتائے گئے تھے اور اس فہرست کو حکومت ہند نے قبول کیا تھا۔ اس بنیاد پر انحصار کرتے ہوئے، اپیل کنندہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ ان اٹھارہ دیہاتوں سے اپنی آمدنی کے سلسلے میں ٹیکس ادا کرنے کا ذمہ دار ہے اور اس سے زیادہ نہیں۔ لیکن یہاں تک کہ یہ عرضی کبھی بھی ہائی کورٹ میں نہیں اٹھائی گئی اور ہم ان اپیلوں سے نمٹنے کے لیے کسی ایسے سوال کی تحقیقات نہیں کر سکتے جس پر کبھی کوئی ثبوت نہیں اٹھایا گیا اور جس پر ہائی کورٹ کی طرف سے کوئی نتیجہ نہیں نکالا گیا۔

ہماری طرف سے لیے گئے نقطہ نظر پر، 1958 کی 307، 308 اور 309 نمبر کی اپیلیں ناکام ہو جاتی ہیں اور اخراجات کے ساتھ مسترد کر دی جاتی ہیں۔ سماعت کی ایک فیس ہوگی۔

اپیلیں مسترد کر دی گئیں۔